جلد ۲۲ | مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۱۹ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی متقی کون ہے؟

فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۰۴ء

حقیقی متقی وہ شخص ہے۔ کہ جس کی خواہ آبرو جائے۔ ہزار ذلت آتی ہو۔ جان جانے کا خطرہ ہو۔ فقر و فاقہ کی نوبت آگئی ہو۔ تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے۔ لیکن حق کو ہرگز نہ چھپائے۔ متقی کے یہ معنے جیسے آجکل کے مولوی عدالتوں میں بیان کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہیں۔ کہ جو شخص زبان سے سب مانتا ہو خواہ اس کا عملدرآمد اس پر ہو یا نہ ہو۔ اور وہ جھوٹ بھی بول لیتا ہو۔ چوری بھی کرتا ہو۔ تو وہ متقی ہے۔ تقوے کے بھی مراتب ہوتے ہیں۔ اور جب تک کہ یہ کامل نہ ہوں۔ تب تک انسان پورا متقی نہیں ہوتا۔ ہر ایک شے وہی کارآمد ہوتی ہے جس کا پورا وزن لیا جائے۔ اگر ایک شخص کو بھوک اور پیاس لگی ہے۔ تو روٹی کا ایک بھورا اور پانی کا ایک قطرہ لے لینے سے اُسے سیری حاصل نہ ہوگی اور نہ جان کو بچا سکیگا جب تک پوری خوراک کھانے اور پینے کی اسے نہ ملے یہی حال تقوے کا ہے۔ کہ جب تک انسان اسے پورے طور پر ہر ایک پہلو سے اختیار نہیں کرتا۔ تب تک وہ متقی نہیں ہو سکتا!

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸۔ جون۔ آج ساڑھے چھ بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بغرض تبدیلیٔ آب وہوا بذریعہ موٹر پالم پور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ آج ہی بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضور بخیریت پالم پور پہونچ گئے ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سابقہ بیماری سے تکلیف اب پھر بڑھ گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد شریف صاحب کو سیالکوٹ بسلسلۂ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ جون ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	محمد سمیع اللہ صاحب	قادیان
۲	رمضان صاحب	ضلع گورداسپور
۳	اللہ دتا صاحب	"
۴	کرم شاہ صاحب	ضلع ملتان

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۵	چودہری غلام محی الدین صاحب	ضلع سرگودہا
۶	فتح بی بی صاحبہ	"
۷	اہلیہ صاحبہ چودہری غلام محی الدین صاحب	"
۸	چودہری ذکاء اللہ صاحب	"
۹	" عطاء اللہ صاحب	"
۱۰	غلام زہرہ صاحبہ	"
۱۱	مرزا محمد امانت اللہ بیگ صاحب	کلکتہ
۱۲	زبیدہ بیگم صاحبہ	"
۱۳	سلمہ خاتون صاحبہ	"
۱۴	نورجہاں بیگم صاحبہ	"
۱۵	حورجہاں بیگم صاحبہ	"
۱۶	شیخ محبوب علی صاحب	ریاست حیدرآباد دکن
۱۷	زینب بی بی صاحبہ	ضلع جالندہر
۱۸	رحمون صاحبہ	ضلع لدھیانہ
۱۹	عائشہ بی بی صاحبہ	"
۲۰	علی محمد صاحب	"
۲۱	اکو صاحب پسر جھنڈا صاحب	"
۲۲	ہمشیرہ محمد حسین شاہ صاحب	"
۲۳	ہمشیرہ زادی " "	"
۲۴	سفر علی صاحب	ٹپرا بنگال
۲۵	رحم چاند صاحب	" "
۲۶	حسینہ بانو صاحبہ	" "
۲۷	محرم علی صاحب	ٹپرا بنگال
۲۸	سلیمہ خاتون صاحبہ	" "
۲۹	پھول چاند صاحب	ٹپرا بنگال
۳۰	نور احمد صاحب	ضلع جالندہر
۳۱	مستری سلطان خان صاحب	ضلع کیمل پور
۳۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	وزیرستان
۳۳	لاڈو صاحبہ سید زادی	ضلع گورداسپور

مسجد احمدیہ لاہور میں جلسہ

۱۴ر جون بروز جمعۃ المبارک بعد ایک جلسہ مسجد احمدیہ لاہور میں زیر صدارت جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد نظمیں پڑھی گئیں۔ اور پھر مولوی ظہور حسین صاحب نے دنیا پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ عید میلاد سے کیا سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

خاکسار غلام رسول اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی پانچویں فہرست

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر جماعت احمدیہ میں مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد کے لئے سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ پہلی فہرستوں کے بعد ذیل کے احباب نے دفتر محاسب میں چندہ داخل کیا۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

نام	رقم
میزان سابقہ	۱۲۸۰-۱۳-۹
محلہ دارالرحمت قادیان	۲۴-۵-۰
شیخ غلام حسین صاحب	۱-۰-۰
چودہری اللہ بخش صاحب قادیان	۱-۰-۰
عطاء اللہ صاحب قادیان	۱-۰-۰
بابو سراج دین صاحب قادیان	۵-۰-۰
محمد الدین صاحب رانچی	۲-۰-۰
دلاور علی صاحب لنگڑوعہ	۱-۰-۰
مستری رحیم اللہ صاحب شاہ آباد	۲-۴-۰
مولوی احمد حسین صاحب تیماپور	۱-۰-۰
منشی غلام حیدر صاحب نلونڈی راہوالی	۰-۱۵-۰
چودہری محمد اختر صاحب کیمل پور	۱۲-۱۰-۰
عبد الرحمٰن صاحب کھنڈہ اٹک	۱-۸-۰
چودہری بشیر احمد صاحب وارکا	۱-۱۴-۰
شمس الدین صاحب مونگھیر	۷-۰-۰
اہلیہ صاحبہ میاں محمد سرور صاحب	۶-۰-۰
مولوی محمد یعقوب صاحب عثمان آباد	۰-۱۲-۰
ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب پٹیالہ	۵-۰-۰
عبد الخالق صاحب رہتاس	۴-۱۴-۰
ایم عبد الرشید صاحب بریلی	۰-۸-۰
حسین بخش صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲-۰-۰
میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی	۲۰-۰-۰
محمد حسین صاحب جماعت دھرسالہ	۹۱-۰-۰
لجنہ اماء اللہ قادیان	۱۱-۰-۰
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب قادیان	۵-۰-۰
" منور احمد صاحب "	۵-۰-۰
صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ	۱-۰-۰
صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ	۳-۰-۰
ڈاکٹر محمد عمر صاحب	۵۰-۰-۰
میزان کل (روپے آنے پائی)	۱۵۶۰-۸-۳

زمانہ پھر کرے صدیق اکبرؓ کی نظر پیدا

زمانہ منتظر رہتا تھا جس نغمہ سرائی کا
ستارے جس کی خاطر لیکے شمع نور بیٹھے تھے
فلک تھا سربسجدہ جس کے انوار جلالت پر
یہ سبزہ کروٹیں لیتا تھا جس شوقِ زیارت میں
محمد مصطفےٰ نے جس کے آنے کی خبر دی تھی
لسان اللہ۔ عین اللہ۔ شیر حضرت یزداں
غلامِ احمدؐ مرسل بھی تھا اور نام بھی احمدؐ
وہ آیا اور رحمت سے کیا معمور دنیا کو
مگر ایمان وہ لائے نہیں جو کور باطن ہیں
پراگندہ ہے جنکی ذات سے اسلام کی دنیا
الٰہی رحم کر ان پر انہیں چشم بصیرت دے
فنا دنیا سے یارب فتنۂ اشرار ہو جائے

ازل سے شور تھا دنیا میں جسکی پارسائی کا
مہ و خورشید جس کے شوق میں مجبور بیٹھے تھے
زمیں چکر میں تھی جس کی جمال آگیں ملاحت پر
مقدر تھی ترقی دین کی جس کی صدارت میں
حقیقت آفریں اللہ نے جس کو نظر دی تھی
محمد مصطفےٰ کا ظل کامل مہدئ دوراں
کہ تھا آغاز احمدؐ اور ہے انجام بھی احمدؐ
بچایا ظلمتوں سے کفر کی محصور دنیا کو
کہ جنکے دل کے ہر گوشے میں ظلمت کے مدائن ہیں
کہ ہے جن کی بدولت دینِ حق آلام کی دنیا
مخالف تیرے پیغمبرؐ کے ہیں تو ہی ہدایت دے
یہ خارستاں تری رحمت سے لالہ زار ہو جائے

جو ہو طالبؔ کی درد انگیز آہوں میں اثر پیدا
زمانہ پھر کرے صدیق اکبرؓ کی نظر پیدا

طالبؔ فارسی

اطلاع

خاکسار مورخہ ۱۸ر جون سے ۲۲ر جون تک امپیریل الیکٹرک سٹور قادیان میں مقیم رہے گا۔ اگر کوئی دوست الیکٹرک وائرنگ کے متعلق مشورہ کرنا چاہیں۔ تو ایسی خدمت میرے لئے عین مسرت کا باعث ہوگی۔

خاکسار منظفر الدین (مالک)
امپیریل الیکٹرک سٹورز (ہیڈ آفس پشاور)

امرتسر میں تبادلہ

میں نور پور روڈ سے تبدیل ہو کر امرتسر جنکشن سٹیشن پر بطور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر آگیا ہوں میری رہائش ریلوے کوٹھی متصل ریگو برج Rigo Bridge پر ہے۔ بزرگان سے درخواست دعا ہے۔ یہ تبدیلی بابرکت ہو۔ خاکسار ظفر علی احمدی سابق سٹیشن ماسٹر قادیان حال اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر امرتسر جنکشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

کوئٹہ کے دہشت ناک زلزلہ سے وسیع خوف و ہراس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہلِ ہند کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور فسق و فجور سے بچنے کی تلقین فرماتے ہوئے جہاں خدا تعالیٰ کے انذاری نشانات کی اطلاع دی۔ وہاں کسی قدر وہ کیفیت بھی بیان فرما دی تھی۔ جو اس وقت رونما ہونے والی تھی۔ اور جس کی غرض و غائت یہ تھی۔ کہ اس خوفناک حالت کے تصور سے لوگ غفلت کے پردے دور کر دیں۔ اور لرزہ بر اندام ہو کر اپنے خالق و مالک کے آگے گر جائیں تا وہ ارحم الراحمین ان کو اپنے عفو کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور اپنی رحمت کے سایہ میں پناہ دے۔ افسوس اس سے بہت تھوڑے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ مگر اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر جو کچھ بتایا تھا۔ وہ حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ اور وہ کیفیت ہو بہو دنیا کے سامنے آ گئی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ خدا تعالیٰ کی خشیت کو اپنے دل میں جگہ دی جائے۔ اور اس کی طرف سے جو احکام نازل ہو چکے ہیں۔ ان کی پوری پوری پابندی کی جائے۔

ذرا غور تو فرمائیے۔ کیا کسی انسان سے یہ ممکن ہے۔ کہ ایک لمبا عرصہ قبل نہایت ہی غیر معمولی قسم کے زلزلوں کی اطلاع دے۔ اور پھر ان کی جو کیفیت بیان کرے وہ آج من و عن پوری ہو جائے۔ یہ طاقت اور یہ قدرت صرف خدا تعالیٰ کو ہی ہے کہ وہ غیب کی خبریں اپنے مامور پر ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر ان کو پورا کر کے مامور من اللہ کی صداقت اور اپنی ہستی کا ثبوت دنیا کے سامنے رکھ دیتا ہے۔

اس سلسلہ میں اس وقت صرف ایک بات پیش کر کے امید کی جاتی ہے۔ کہ صاحبِ دانش و بینش اصحاب اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن پانچ ہیبت ناک زلزلوں کے متعلق اہلِ ہند کو متنبہ فرمایا تھا۔ ان کے ذکر میں یہ بھی لکھا تھا:-

"پانچ دہشت ناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلہ سے آئیں گے۔ تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں۔ اور ہر ایک میں ان میں سے ایک ایسی چمک ہو گی۔ کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آ جائے گا۔ اور دلوں پر ان کا ایک خوفناک اثر پڑے گا۔ اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہونگے۔ جن کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے رہیں گے"

یہ حالات گزشتہ سال بہار کے زلزلہ کی وجہ سے اور حال میں کوئٹہ کے زلزلہ کے باعث اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ رونما ہو چکے ہیں۔ کہ کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ چونکہ اس وقت کوئٹہ کا حادثہ بالکل تازہ ہے۔ اس لئے اسی کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

ان لوگوں کا جو زلزلہ کے وقت کوئٹہ یا اس کے مضافات میں موجود تھے متفقہ بیان ہے۔ کہ بجلی کی چمک کی طرح ایک آن کی آن میں جب ہر طرف موت اور ہلاکت کا سیلاب آ گیا۔ تو ہر وہ شخص جو ہوش میں تھا۔ اور جس کی زبان چل سکتی تھی۔ خدا کو یاد کر رہا تھا۔ پھر جن لوگوں نے کوئٹہ کے مصیبت زدوں کو دیکھا۔ یا ان کے حالات سُنے۔ اور پڑھے۔ انہیں بھی خدا یاد آ گیا۔ اور ہر ایک پر اپنی بے کسی و بے بسی۔ اور خدا تعالیٰ کی بے نیازی۔ اور جلال واضح ہو گیا

پھر زلزلہ میں شدت اور نقصان رسانی اس قدر غیر معمولی ہوئی۔ کہ اس وجہ سے انسانوں کے ہوش جاتے رہے۔ اس موقعہ پر ان لوگوں کے ہوش و حواس تو گم ہو ہی گئے۔ جنہوں نے یہ نمونۂ قیامت نظارہ دیکھا لیکن جنہوں نے کوئٹہ کے دہشت ناک واقعات سُنے۔ ان کے ہوش بھی اڑ گئے۔ چنانچہ کئی ایک بڑے بڑے شہروں کے متعلق خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ کہ وہاں کے لوگ یونہی زلزلہ کی دہشت سے حواس باختہ ہو گئے اور مکانوں سے بھاگ کھڑے ہوئے کشمیر میں یہ دہشت اس زور کے ساتھ پھیلی۔ کہ حکومت کو سرکاری طور پر اس کی تردید کرنی پڑی۔ جس میں لکھا گیا۔ کہ

"یہ اطلاع اس لئے شائع کر دی گئی ہے کہ اہالیانِ کشمیر کے دلوں میں خوف کی جو لہر موجزن ہو گئی ہے۔ اس کو رفع کر دیا جائے"

مری کے متعلق اخبارات میں چھپ چکا ہے "کہ دو ماہ جون میں ہزاروں لوگ تبدیلی آب ہوا کے لئے مری آ جایا کرتے تھے۔ لیکن اس دفعہ بہت کم اشخاص آئے ہیں۔ جو لوگ آئے ہیں۔ وہ بھی بہت سہمے ہوئے ہیں۔ رات کو کافی سردی پڑتی ہے۔ اور اندر سونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن لوگ ڈر کی وجہ سے برآمدوں یا کھلے میدان میں سوتے ہیں"

غرض اس زلزلہ کی وجہ سے بلوچستان صوبہ سرحد صوبہ سندھ اور پنجاب میں اس قدر خوف و ہراس چھا گیا ہے۔ کہ جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ باوجود اس کے اگر لوگ اپنے اندر حقیقی اصلاح نہ پیدا کریں تو کس قدر افسوس اور رنج کی بات ہے۔

کوئٹہ کا زلزلہ اور موسم بہار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلوں کے آنے کی جو پیشگوئیاں کی ہیں۔ ان میں یہ بھی ذکر ہے۔ کہ زلزلے عموماً موسم بہار میں آئیں گے۔ اب جبکہ کوئٹہ میں مئی کے آخر میں زلزلہ آیا۔ تو بعض کم فہم لوگوں نے اعتراض کیا۔ کہ اسے کس طرح موسم بہار سے متعلق قرار دیا جائے گا۔ اور بعض نے تو اس پر تمسخر اور استہزا بھی کیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئٹہ میں ان دنوں موسم بہار ہی تھا۔ اخبار مدینہ ۱۷ جون ۱۹۳۵ء لکھتا ہے:-

"پھلوں اور پھولوں کا لہلہاتا ہوا مشرقی باغ کوئٹہ عین عالم بہار و شباب میں ختم ہو گیا"

پس یہ زلزلہ بھی موسم بہار میں ہی آیا۔ اور اس طرح ؎

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

شمس العلماء مولانا سید ممتاز علی صاحب کا انتقال

علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت ہی رنج کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ شمس العلماء مولانا سید ممتاز علی صاحب کا ۱۵ جون انتقال ہو گیا۔ مولانا کی صحت ایک عرصہ سے خراب چلی آ رہی تھی۔ نیز بہ تقاضائے عمر بے حد کمزور ہو چکے تھے۔ کہ دفعتہً حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے اخبار "تہذیب نسواں" کے ذریعہ آپ نے طبقۂ نسواں کی قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ اور مسلمان خواتین میں اخبار بینی۔ اور اخبار نویسی کا جو مذاق پایا جاتا ہے وہ بہت کچھ آپ کی جد و جہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی خدمات۔ اور آپ کے شریفانہ رویہ کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں بھی آپ کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اگرچہ انہوں نے طبعی عمر تک پہنچکر وفات پائی۔ اور اپنے پیچھے قابل اولاد چھوڑی ہے۔ تاہم ان کی وفات نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور ہم ان کے لواحقین سے پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

افسوس مسلمانوں میں ایسے لوگوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ جو قوم کی حقیقی ہمدردی اور سچی خدمت کا ولولہ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

خارق عادت زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

اخبار "زمیندار" مورخہ ۱۵ جون میں "مرزائے قادیان کی پیشگوئیاں" کے زیر عنوان لائلپور کے ایک "فروٹ مرچنٹ" نے لکھا ہے۔ "مرزا غلام احمد قادیانی نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ اس کے دعوائے نبوت کی تصدیق کیلئے قحط اور زلزلے آئیں گے۔ حالانکہ خود مرزا صاحب کے نزدیک اس قسم کی پیشگوئیاں لغو اور مضحکہ خیز ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان مزعومہ پیشگوئیوں پر نہایت سختی کے ساتھ نکتہ چینی کی ہے"۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ کا حسب ذیل اقتباس درج کیا ہے۔ "اس درماندہ انسان (یسوع مسیح) کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے۔ قحط پڑے گا۔ لڑائیاں ہوں گی۔ پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں۔ اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے۔ کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا کہیں کہیں لڑائیوں کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئیاں کیوں نام رکھا"

اس کے بعد لکھا ہے۔ "مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک نادان اسرائیلی اور زلزلوں لڑائیوں اور قحطوں کے متعلق پیشگوئیاں کرنے کی بناء پر مستحق لعنت قرار دیا ہے۔ لیکن یہ امر کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ کہ اس کے باوجود خود انہوں نے اپنے دعویٰ نبوت کی تصدیق کے لئے زلزلوں کی پیشگوئیاں کیں"۔ چونکہ اس اعتراض کا جواب حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے قلم سے تحریر فرما چکے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہی درج کر دیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک چیز کی عظمت یا عدم عظمت اس کی مقدار اور کیفیت سے اور نیز اس کے حالات خاصہ یا معمولی حالات سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جس ملک میں طاعون اور زلزلوں کی خبر دی تھی۔ وہ ملک ایسا ہے۔ کہ اکثر اس میں طاعون کا دورہ رہتا ہے۔ اور کشمیر کی طرح اس میں زلزلے بھی آتے رہتے ہیں۔ اور قحط بھی پڑتے ہیں۔ اور لڑائیوں کا سلسلہ بھی جاری رہا ہے۔ اور حضرت مسیح کی پیشگوئی میں نہ کسی خارق عادت زلزلہ کا ذکر ہے۔ اور نہ کسی خارق عادت مری یا طاعون کا۔ اس صورت میں کوئی عقلمند ایسی پیشگوئیوں کو عظمت اور وقعت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ مگر جس ملک کے لئے میں نے طاعون کی خبر دی۔ اور شدید زلزلوں سے اطلاع دی ہے۔ وہ اس ملک کی حالت کے لحاظ سے درحقیقت عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ کیونکہ اگر اس ملک کے صدہا سال کی تاریخ دیکھی جائے۔ تب بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کبھی اس ملک میں طاعون پڑی ہے۔ چہ جائیکہ ایسی طاعون جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ طاعون کی نسبت میری پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ملک کا کوئی حصہ طاعون سے خالی نہیں رہے گا اور سخت تباہی آئے گی۔ اور وہ تباہی زمانہ دراز تک رہے گی۔ اب کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ جیسا کہ اب پیشگوئی کے مطابق یہ سخت تباہیاں طاعون سے ظہور میں آئیں پہلے اس ملک میں کبھی ظہور میں آیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ رہا زلزلہ وہ بھی میری طرف سے کوئی معمولی پیشگوئی نہیں تھی۔ بلکہ پیشگوئی میں یہ الفاظ تھے۔ کہ ایک حصہ ملک کا اس سے تباہ ہو جائیگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ وہ تباہی جو اس زلزلہ سے کانگڑہ اور بھاگسو خاص جوالا مکھی پر آئی۔ دو ہزار برس تک اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کہ کبھی زلزلہ سے ایسا نقصان ہوا۔ چنانچہ انگریز محققوں نے بھی یہی گواہی دی ہے۔ پس اس صورت میں میرے پر اعتراض کرنا محض جلد بازی ہے" (صفحہ ۱۵۹ و صفحہ ۱۶۰) اسی طرح فرماتے ہیں۔ "یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیوں میں جو انجیلوں میں پائی جاتی ہیں۔ صرف معمولی اور نرم لفظ ہیں۔ کسی شدید اور ہیبت ناک زلزلہ یا ہیبت ناک طاعون کا اس میں ذکر نہیں ہے۔ مگر میری پیشگوئیوں میں دونوں واقعات کی

کوئٹہ کا زلزلہ اور احمدی

ان اطلاعات سے جو کوئٹہ کے احمدیوں کے متعلق ہم شائع کر چکے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیوں کا نقصان نسبتاً نہایت ہی قلیل ہوا ہے۔ بے شک بعض خاندانوں کے بعض افراد شہید ہوئے۔ مگر بحیثیت جماعت احمدی افراد ہی ہیں جن کا کوئی خاندان سارے کا سارا شہید نہیں ہوا۔ اس کے مقابلہ میں آریہ پارسی اور سکھ وغیرہ قلیل التعداد اقوام کو بھی نہایت ہی درد انگیز نقصان جان اٹھانا پڑا۔ اور ان کے کئی کئی گھرانے کلیۃً موت کی آغوش میں چلے گئے۔ لیکن باوجود اس کھلے امتیاز کے خدا تعالےٰ کے اس قہری نشان پر پردہ ڈالنے کے لئے جو اس نے کوئٹہ کے زلزلہ کی شکل میں دکھایا۔ احمدیت کی عداوت میں حق و صداقت کو بالائے طاق رکھ دینے والے احراری اخبارات یہاں تک غلط بیانی کر رہے ہیں۔ کہ کوئٹہ میں سب سے زیادہ نقصان احمدیوں کا ہوا ہے۔ چنانچہ "احسان" ۱۴ جون لکھتا ہے۔ "اس معرکہ میں سب سے زیادہ مرزائی ہی ہلاک ہوئے ہیں"۔ پھر لکھا ہے۔ "کوئٹہ کی مرزائی جماعت میں سے نوے فی صدی زلزلہ کی نذر ہو گئے"۔

افسوس ان لوگوں کے دل خشیت الٰہی سے اس قدر خالی ہو گئے ہیں۔ کہ ایسے عبرتناک واقعہ کے متعلق بھی جسے وہ خود قہر الٰہی اور غضب الٰہی قرار دیتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔

ٹانڈہ کے احمدی سٹیشن ماسٹر کے خلاف غلط بیانی

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور کے احمدی سٹیشن ماسٹر چودہری محمد عبد اللہ صاحب کے متعلق اخبار "احسان" کے ایک دروغگو نامہ نگار نے ۱۰ جون کے پرچہ میں شائع کرایا ہے کہ "بابو عبد اللہ صدر انجمن احمدیہ سٹیشن ماسٹر ریلوے سٹیشن ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور نے مسلمانوں کے خلاف تین چار نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی ہیں۔ مسلمانوں میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ ریلوے حکام کو ایسے فسادی اور فتنہ پرداز شخص کو فوراً ملازمت سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ایسے لوگ ملک معظم کی پرامن رعایا کے دو فرقوں میں منافرت نہ پھیلا سکیں"۔

لیکن ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ چودہری محمد عبد اللہ صاحب نے کوئی تقریر نہیں کی۔ اور نہ کسی قسم کا اشتعال دلایا ہے۔ ہم ریلوے حکام کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ فتنہ انگیز لوگوں کی غلط بیانیوں کے مقابلہ میں اپنے دیانتدار کارکنوں کی پرزور حمایت کریں۔ تاکہ انہیں فرائض منصبی بجا لانے میں دقت نہ پیش آئے۔

احمدی جماعتوں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ لائلپور۔ انجمن احمدیہ بھاٹی دروازہ لاہور۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ نیشنل لیگ گجرات۔ جماعت احمدیہ منصوری۔ انجمن احمدیہ بوچھ۔ نیشنل لیگ لاہور اور جماعت احمدیہ لدھیانہ نے جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب جناب چودہری محمد دین صاحب اور جناب چودہری نعمت خان صاحب کے اعلےٰ خطابات پر اور جناب قاضی محمد یوسف صاحب کے ایک احراری کے قاتلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر مبارکباد کی قراردادیں پاس کی ہیں۔ نیز یہ طے کیا ہے۔ کہ اگر احراری گذشتہ سال کی طرح قادیان میں کانفرنس کریں۔ تو اظہار حق اور اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے ان ایام میں احمدیوں کو قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ عدم گنجائش کی وجہ سے یہ خلاصہ شائع کیا گیا ہے۔

ختم نبوّت کے بارے میں احراریوں کا گمراہانہ رویہ

آیات قرآنی کی رکیک تاویلات کی بیجا کوشش

(۱)

پچھلے دنوں سر اقبال نے ختم نبوت کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ ان کے متعلق ایک مختصر مضمون میں ثابت کیا گیا تھا۔ کہ وہ اسلام کی تعلیم اور قرآن کریم کے صریح ارشاد کے خلاف ہیں۔ اس کے جواب میں کسی شخص منظور احمد صاحب امرت سری کا ایک طویل مضمون جسے بہت اہمیت دی گئی۔ اخبار "زمیندار" (۴۔ ۷ مئی) میں شائع ہوا۔ ذیل کا مضمون اسی کا جواب ہے:۔

ناظرین سے دو باتیں

قبل اس کے کہ میں اصل مضمون کی طرف آؤں۔ ناظرین کی خدمت میں دو باتیں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اول یہ کہ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے قطعاً انکار نہیں۔ بلکہ ہم ایسے شخص کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور جبکہ قرآن مجید میں صریح اور صاف لفظوں میں آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ تو پھر کون مسلمان ہے۔ جو اس سے انکار کر سکے۔ ہاں اگر ہمیں انکار ہے۔ تو خاتم النبیین کی اس تشریح سے ہے جسے حال کے بعض لوگ پیش کرتے ہیں۔ اس امر میں ہمارا اور مخالفین کا بعینہٖ اسی طرز کا نزاع ہے جس طرح کہ ہم سب مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں الفاظ فلمّا توفّیتنی آئے ہیں۔ مگر ہم اپنے مخالفین کے ان معنوں کو نہیں مانتے۔ جو وہ اس آیت کے کرتے ہیں یعنے یہ کہ فلمّا رفعتنی الی السّماء بجسمہ العنصری۔ جس طرح یہاں نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہم مسیح ناصری کی توفّی کے منکر ہیں۔ اسی طرح یہ کہنا بھی عقل و دانش۔ اور حق و صداقت سے بعید ہے۔ کہ ہم نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔ ہمارا تو پختہ اعتقاد ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کا دین کامل۔ اور آپ کی کتاب قرآن مجید کامل ہے جس کے بعد تا قیامت کوئی دین۔ کوئی شریعت۔ اور کوئی کتاب نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی آ سکتا ہے جو نیا دین۔ جدید شریعت اور نئی کتاب دنیا میں رائج کرے۔ ہمارا تو ایمان ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایک حکم۔ قرآن مجید کی کوئی ایک آیت بلکہ ایک نقطہ بھی منسوخ کر سکے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ گو وہ نیا دین اور نئی شریعت نہ لائے۔ اور گو وہ ایک حکم تبدیلی۔ اور ایک نقطہ قرآن مجید کا بھی منسوخ نہ کر سکے۔ مگر اسے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ بکثرت یا بقلت بلکہ ایک ادنے اور ابتدائی درجہ ایمان کا بھی آپ کی غلامی اور پیروی کے بغیر حاصل ہو سکے۔ غرضیکہ مدارج روحانیہ میں سے چھوٹے سے چھوٹے درجہ سے لے کر بڑے سے بڑا درجہ صرف اور صرف اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھے۔ ودونہٗ خرط القتاد۔ اسی وجہ سے تو ہم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قائل نہیں۔ کہ ان کے تمام مدارج روحانیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کے بغیر حاصل کردہ ہیں۔

دوم یہ کہ خدا تعالےٰ نے کسی نبی کے بعد اپنی رحمت کا سب سے بڑا دروازہ یعنے باب نبوت بند نہیں کیا۔ ہاں بعد کے لوگوں نے خود بخود اپنے نبی کو آخری نبی سمجھ لیا۔ چنانچہ مسلمانوں کے ایک حصے نے بھی یہ عقیدہ گھڑ لیا۔ کہ کوئی شخص بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خادم اسلام ہو کر بھی روحانیت کا یہ عظیم الشان مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر ہمارے نزدیک یہ عقیدہ غلط۔ اور غلو سے مملو ہے۔ اور کہ بعض پہلی گمراہ۔ اور خدا تعالےٰ سے دور قوموں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جس کی خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں مذمت کی ہے۔ اور اسے ضلالت سے تعبیر کیا ہے:۔

پس یہ کہنا۔ کہ یہ عقیدہ "غالباً سب سے پہلا اچھوتا عقیدہ ہے" یقیناً غلط۔ اور واقعات کے صریحاً خلاف ہے۔

اب میں ان تاویلاتِ رکیکہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو ختم نبوت کا عقیدہ سابق گمراہ قوموں میں پائے جانے کے خلاف پیش کی گئی ہیں۔

بے ثبوت دعوے

امرت سری صاحب نے الفضل کی پہلی پیش کردہ آیت کے جواب میں لکھا ہے کہ وہ قول حضرت یوسف علیہ السلام کے ماننے والوں کا نہیں۔ بلکہ ان کے دشمنوں۔ اور منکروں کا ہے۔ جو کہ "سرے سے نفسِ نبوت ہی کے قائل نہ تھے" اور دلیل یہ دی ہے۔ کہ "سیاق و سباق" سے ظاہر ہے۔ کہ یہ رجل مومن کی تقریر ہے۔ جس میں وہ فرعونیوں کو مخاطب کر رہے ہیں۔ انہی کو مخاطب کر کے کہا ہے۔ ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبیّنٰت فما زلتم فی شکّ ممّا جاءکم بہٖ حتّٰی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولا۔

گویا بقول امرت سری صاحب ان منکروں کی مراد اس کلام سے یہ تھی۔ کہ کسی انسان کو رسول بنا کر بھیجنا اللہ تعالےٰ کی عادت ہی نہیں:۔

میں حیران ہوں۔ کہ امرت سری صاحب نے یہ کس طرح سمجھ لیا۔ کہ اس سے "الفضل" کی پیش کردہ آیت کا رد ہو گیا۔ کیونکہ ان کا یہ جواب دراصل ان کے تین دعوے ہیں۔ جن کی سچائی پر انہوں نے کوئی دلیل بیان نہیں کی:۔

پہلا دعوےٰ انہوں نے یہ کیا ہے۔ کہ اس خطاب کے براہ راست اور مستقل بالذات وہی لوگ مخاطب۔ اور مصداق تھے۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت موجود تھے۔ اور جن کے سامنے وہ رجل مومن ناصحانہ رنگ میں تقریر کر رہا تھا:۔

دوسرا دعوےٰ انہوں نے یہ کیا ہے۔ کہ وہ لوگ سرے سے نفسِ نبوت کے ہی منکر تھے یعنے ان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ نبی کوئی ہوا ہی نہیں کرتا۔ پس ان کے نزدیک نہ حضرت یوسف علیہ السلام نبی تھے۔ اور نہ ان کے بعد ہی اللہ تعالےٰ کوئی نبی مبعوث کرے گا۔

تیسرا دعوےٰ انہوں نے یہ کیا ہے کہ یہ کلام حضرت یوسف علیہ السلام کے دشمنوں کا ہے:۔

میں بلا خوف و خطر تردید یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ امرت سری صاحب نے اپنے ان "دعاوی ثلاثہ" کو قطعاً کسی دلیل۔ اور ثبوت کا رہین منت نہیں ہونے دیا۔ اور اگر کسی ایک دعوے کی دلیل بیان کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ تو اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

پس اب اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت کے فرعونی براہ راست۔ اور بلا واسطہ اس خطاب کے مخاطب نہ تھے۔ یا یہ ثابت ہو جائے۔ کہ وہ لوگ نفسِ نبوت کے منکر نہ تھے بلکہ بعض انبیاء کو مبعوث من اللہ مانتے تھے۔ یا یہ کہ یہ کلام حضرت یوسف علیہ السلام کے ماننے والوں کا ہے۔ نہ کہ ان کے منکروں۔ اور دشمنوں کا تو ان ہر سہ صورتوں میں امرت سری صاحب کے جواب کی بنیاد "ھباءً منثورا" ہو جائیگی۔

سو اب میں ان "دعاوی ثلاثہ" میں سے ہر ایک دعوے کا ابطال بالترتیب پیش کرتا ہوں:۔

پہلے دعوے کا ابطال

قرآن مجید کا یہ عام اسلوب بیان ہے کہ بعض دفعہ بظاہر الفاظ میں مخاطب کوئی ہوتے ہیں۔ مگر حقیقتاً اس کے مصداق اور ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ اصل مصداق اس کلام کے ہزارہا سال سے پہلے کے لوگ ہوتے ہیں۔ مثلاً بظاہر مندرجہ ذیل آیات میں روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت موجود تھے۔ حالانکہ درحقیقت وہ باتیں جو ان آیات میں ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں براہ راست ان سے متعلق نہ تھیں:۔

سورہ بقرہ کا رکوع سات سات پارہ میں اور پھر رکوع ۱۱ کی یہ آیات۔ واذا قیل لھم اٰمنوا بما انزل اللّٰہ قالوا نؤمن بما انزل علینا و یکفرون بما وراءہ .... قل فلم تقتلون انبیاء اللّٰہ من قبل ان کنتم مؤمنین ولقد جاءکم موسیٰ بالبینٰت ثم اتخذتم العجل من بعدہٖ وانتم ظالمون واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور خذوا ما اٰتینٰکم بقوۃ واسمعوا قالوا سمعنا وعصینا .... الخ

کیا وہ لوگ۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں تھے۔ کوہ طور ان پر بلند کیا گیا تھا من وسلویٰ ان پر اترا تھا۔ بچھڑا انہوں نے بنایا تھا حضرت موسےٰ علیہ السلام کیا انہی کے پاس آئے تھے۔ انبیاء اللہ کو وہی قتل کرتے تھے وغیرہ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ یہ تمام امور دو ہزار سال قبل کے لوگوں سے متعلق ہیں پس ٹھیک اسی طرح آیت زیر بحث میں گو بظاہر مخاطب فرعون موسےٰ اور اس کے درباری ہیں۔

مگر دراصل اس کے مصداق ان کے وہ آبا ہیں۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھے۔ ورنہ کیا کوئی صاحب فہم وعقل انسان یہ تجویز کر سکتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت کے فرعونیوں کی طرف ہی حضرت یوسف علیہ السلام بھی مبعوث ہوئے تھے۔ جیسا کہ ولقد جاءکم یوسف سے بظاہر سمجھا جاتا ہے۔ قطعاً نہیں۔ چنانچہ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے والاظھر علیٰ نسبۃ احوال الاٰباء الی الأولاد وتوبیخ المعاصرین بحال الماضیین .... وھذا کما قال اللّٰہ تعالیٰ فلم تقتلون انبیاء اللّٰہ من قبل وانما اراد بہ اٰباء ھم لانھم ھم القاتلون (جلد ۳ صفحہ ۴۷۴)

کہ اس میں آبا کے حالات اولاد کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ اور گذشتہ لوگوں کی حالت بتا کر موجودہ لوگوں کو تنبیہہ کی گئی ہے اور قریباً تمام تفاسیر میں یہی مضمون مسطور ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ دشمنان حق کا ہمیشہ ایک ہی وطیرہ رہا ہے۔ یا اس لئے کہ وہ فرعونی لوگ انہی گذشتہ لوگوں کا بقیہ تھے۔ انہیں مخاطب کر لیا گیا۔ اور دیگر باتوں کے علاوہ ایک یہ بات بھی ان سے کہی گئی۔ کہ آج تو تم حضرت موسےٰ علیہ السلام کی تکذیب کرتے اور ان کے درپئے قتل ہو۔ مگر ایک وقت آئے گا۔ کہ تم حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ایسا نبی مان لوگے۔ کہ ان کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت ہی سے منکر ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ تمہارے آباؤ اجداد نے یا تمہارے مثیل لوگوں نے اسی ملک کے ایک گذشتہ نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں کیا۔ کہ ان کی زندگی میں تو ان کی تکذیب ہی کرتے رہے۔ اور ان کی راستبازی تک کے قائل نہ ہوئے لیکن ان کی وفات کے بعد انہیں اس قسم کا نبی ماننے لگ گئے۔ کہ ان کے بعد کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ پس جب کہ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ اس کلام کے مخاطب موجودہ فرعونی نہیں۔ بلکہ ان کے وہ اسلاف ہیں۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھے۔ تو جب تک کوئی "مفسر قرآن" یہ ثابت نہ کر دے کہ وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان نہ لائے تھے۔ اس وقت تک یہ دعوے بلا دلیل کئے جانا۔ کہ یہ حضرت یوسف کے منکروں کا قول ہے۔ کسی اہل علم کے شایان شان نہیں۔ اور محض "سیاق وسباق" کا نام لے دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ گو امرتسری صاحب اپنے "سیاق وسباق" کی بنا پر بھی عجیب گل کھلائے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ "قرآن کا قصہ صاف ہے۔ کہ جب فرعون نے اپنے اعیان سے حضرت موسےٰ کے خلاف قتل کا مشورہ لینے کے لئے مجلس مشاورت طلب کی۔ اور دربار قائم کیا۔ تو اپنے اہل دربار سے کہا کہ تم میری اس رائے کے ساتھ اتفاق کرو۔ کہ میں موسیٰ کو قتل کرا دوں۔"

پھر جب دربار منعقد ہوا۔ تو سرداران فرعون کو جوش کر رہے تھے۔ اور حضرت موسےٰ کے قتل کے حامی خطاب کر کے رجل مومن کہتا ہے۔ ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولا۔"

اس عبارت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فرعون موسےٰ کے درباری رجل مومن کے اصل مخاطب ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ یہ بالبداہت باطل ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام انہی فرعونیوں کے پاس آئے۔ اور کہ انہی لوگوں نے لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولا کہا۔ کیا اس تفسیر دانی اور عقل وفہم پر فخر کیا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کے علماء کو چیلنج دیا گیا ہے۔

دوسرے دعوے کا ابطال

دوسرا دعوےٰ یہ کیا گیا ہے۔ کہ اس قول کے قائل سرے سے نفس نبوت ہی کے منکر تھے۔" مگر باوجود "سیاق وسباق" پڑھنے کے اپنے اس دعوے کی حقیقت پر کوئی معمولی سی دلیل بلکہ اشارہ بھی نہیں پیش کر سکے۔ تاہم میں ذیل میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ خود یہ آیت اور اس کا مابعد وماقبل ان کے اس دعوے سے ببانگ دہل بیزاری کا اعلان کر رہا ہے امرتسری صاحب کے نزدیک اس آیت کا مفہوم ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ "وہ سرے سے نفس نبوت ہی سے انکار کرتے۔ اور اس سے آئندہ بھی بیزاری کا اظہار کر رہے تھے"۔ اب ظاہر ہے کہ وہ لوگ اگر سرے سے نفس نبوت ہی کے منکر تھے اور اسی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا انکار کر رہے تھے۔ اور ان پر کسی وقت بھی ایمان نہ لائے تھے۔ نہ ان کی زندگی میں نہ بعد از وفات۔ اور آیت یوں ہوتی۔ تو شائد امرتسری صاحب کے بیان کردہ مفہوم کے لئے کوئی گنجائش نکل سکتی۔ کہ فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتیٰ قلتم ما بعث اللّٰہ رسولا یا ما کان اللّٰہ لیبعث رسولا یعنی تم نے نہ صرف حضرت یوسف علیہ السلام کی تکذیب کی۔ بلکہ یہ بھی عقیدہ رکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی رسول مبعوث ہوا ہی نہیں کرتا۔ لیکن آیت کے الفاظ یہ ہیں۔ فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولا۔ جن کا مفہوم صاف طور پر یہ ہے کہ انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ کہنا شروع کیا۔ کہ ان کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ حالانکہ ظاہر ہے۔ کہ انکے مطلق بعثت انبیاء سے انکار کے اظہار کو حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات سے کیا تعلق اور بعثت انبیاء کے انکار کے اظہار کو آپ کی وفات کے بعد مقید کر دینے کا کیا مطلب۔ کیونکہ اگر وہ یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ تو پھر تو حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں بھی وہ یہی کہتے ہونگے۔ اور آپ سے پہلے بعثت انبیاء سے بھی انکار کرتے ہونگے۔ پھر آیت میں اذا ھلک اور من بعدہٖ کے الفاظ کی کیا ضرورت تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی صداقت کے متعلق ان کی زندگی میں تو شک میں پڑے رہے۔ مگر جب وہ فوت ہو گئے۔ تو یہاں تک کہنے لگ گئے۔ کہ اب آپ کے بعد اور کوئی رسول نہیں آئے گا یعنی ان کی زندگی میں تو مانا نہیں۔ مگر ان کی وفات کے بعد ان کو اس قسم کا نبی مان لیا۔ اور غلو میں یہاں تک بڑھ گئے۔ کہ آپ کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ یہ ہے وہ صاف اور واضح مفہوم جو ان زیر بحث الفاظ کا ہے۔ مگر امرتسری "مفسر قرآن" نے جو بیان کیا ہے۔ اس کے لحاظ سے تو اذا ھلک اور من بعدہٖ کے الفاظ زائد اور لغو (نعوذ باللہ) بے فائدہ قرار پاتے ہیں۔ و تعالی اللّٰہ عما یصفون

ثانیاً

پھر ان کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں ان کے متعلق شک میں رہے۔ حالانکہ وہ اگر "نفس نبوت" ہی کے قائل نہ تھے۔ یعنی وہ یہ مانتے تھے۔ کہ کوئی انسان نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ تو پھر وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے معاملہ میں شک کے مقام پر نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ شک میں دونوں پہلو درجہ امکان میں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مفردات راغب میں لکھا ہے۔ کہ

"کسی دو نقیض باتوں کا مساوی اور یکساں ہونا "شک" کہلاتا ہے۔" اور علامہ ابو الفضل لکھتے ہیں۔ کہ شک تکذیب نہیں کہلا سکتا۔ اِنَّ الشَّکَّ غَیْرُ التَّکْذِیْبِ

(حاشیہ بیضاوی مصری جلد ۵ صفحہ ۳۹)

پس وہ آپ کی تکذیب پر یقین اور بصیرت کے ساتھ قائم ہوتے۔ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں مدعیٔ الوہیت کے متعلق ہم شک میں ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک انسان کے لئے الوہیت کا امکان ہی نہیں۔ (فتدبروا)

سیاق وسباق سے استدلال

امرت سری مفسر نے آیت کے سیاق وسباق کو ملحوظ رکھنے کا ہمیں تو وعظ فرمایا ہے۔ مگر افسوس کہ خود "سیاق وسباق" پر نظر نہیں ڈالی۔ دیکھئے اس آیت کے ذرا ہی اوپر یہ مذکور ہے۔ کہ اس رجل مؤمن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخالفوں کو قوم نوح۔ عاد۔ ثمود اور ان کے بعد کے مکذبین انبیاء کی تباہی کی طرف توجہ دلا کر ڈرایا۔ حالانکہ اگر وہ نفس نبوت ہی کے منکر تھے۔ تو یقیناً وہ نہ حضرت نوح کو نبی مانتے ہونگے۔ نہ حضرت صالح وغیرہم علیہم السلام کو اور نہ ان کی تکذیب کی وجہ سے ان کی قوموں کی ہلاکت وغیرہ کے قائل ہونگے۔ پھر ان پر اس وعظ کا اثر کیا؟ جو مسلمان حضرت کرشن اور حضرت رامچندر جی کو راستباز اور مرسل من اللہ نہیں مانتا۔ اسے یہ کہکر کس طرح ڈرایا جاسکتا ہے۔ کہ دیکھو تم فلاں نبی کی تکذیب سے باز آجاؤ۔ ورنہ تمہارا وہی حشر ہوگا۔ جو حضرت کرشن اور حضرت رامچندر جی کے مخالفوں کا ہوا تھا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ وہ تمام ان گزشتہ انبیاء کو ماننے والے تھے۔ اور ان کے مکذبین کے بد انجام ان کی تکذیب ہی کو سمجھتے تھے۔

پھر آیت زیر بحث کے معاً بعد کلام الٰہی کے یہ الفاظ آتے ہیں۔ وکذالک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اوپر کی آیات میں لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کے قائلین کی دو حالتوں کا ذکر ہے۔ ایک اسراف یعنے غلو اور دوسری ارتیاب یعنی شک کی حالت اب اگر وہ نفس نبوت ہی کے منکر تھے۔ اور اسی بناء پر وہ حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے تھے۔ تو یہ ان کی ایک ہی حالت ہے۔ خواہ اس کا نام اسراف رکھ لیں۔ یا ارتیاب۔ کیونکہ یہ دراصل ان کے ایک ہی عقیدہ کا ذکر ہے۔ یعنے یہ کہ وہ نفس نبوت ہی سے منکر تھے۔ باقی حضرت یوسف علیہ السلام یا کسی اور نبی کی تکذیب تو یہ ان کے اس عقیدے کی فرع یعنی اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ نہ کہ کوئی الگ چیز۔ پس ان کی ضلالت کی دو حالتوں یعنی شک اور غلو کی طرف اشارہ کرکے ظاہر کردیا۔ کہ ایک وقت وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے معاملہ میں شک میں رہ کر مرتاب کہلائے اور دوسرے وقت انہی کے معاملہ میں غلو کرکے مسرف ٹھہرے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ جس طرح ایک صادق نبی پر ایمان نہ لانا ضلالت ہے۔ اسی طرح کسی نبی کے متعلق یہ عقیدہ اختراع کرلینا کہ اس کے بعد اور نبی کسی رنگ کا نہیں آئے گا۔ یہ بھی گمراہی ہے۔ بلکہ پہلی سے بھی بڑھکر ہے۔ کیونکہ پہلی صورت میں تو براہ راست صرف ایک ہی نبی کا انکار ہے مگر دوسرے عقیدے کی رُو سے آئندہ تمام آنے والے نبیوں کا انکار لازم آتا ہے۔ جو بہرحال نہایت خطرناک امر ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ مسرف کو مرتاب سے مقدم بیان کیا گیا ہے۔ یا بہر شاید اس وجہ سے کہ انکے اسراف کے ذکر سے متصل مسرف ہی کا ذکر مرموز تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

پھر بیان کردہ مفہوم "سیاق وسباق" سے اس وجہ سے بھی مخالف ہے۔ کہ اوپر تو یہ ذکر ہے۔ کہ اس رجل مؤمن نے فرعونیوں سے کہا۔ کہ تم پہلے مکذبین کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور انہی کا سا تمہارا انجام ہوگا۔ پھر فرمایا جو لوگ آیات اللہ کے بارے میں بے دلیل جھگڑتے ہیں۔ وہ گمراہ ہیں ان کے درمیان یہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ یوسف تمہارے پاس آیا۔ تم نے اس کی تکذیب کی۔ اور تم تو نفس نبوت ہی سے منکر ہو۔ بھلا ان کے اس عقیدے کو بیان کرنے اور انہیں یاد دلانے سے کیا فائدہ۔ سوائے اس کے کہ ان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب پر اور زیادہ دلیر کردیا جائے۔ کہ تمہارے نزدیک تو سلسلۂ نبوت ہی باطل ہے۔ اس لئے نعوذ باللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی حق پر نہیں ہوسکتے۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ ان کی حالت پر افسوس کیا گیا ہے۔ کہ آج تو تم موسیٰ کا انکار کررہے ہو۔ مگر ایک وقت آئے گا۔ کہ تم اسے آخری نبی تک ماننے لگ جاؤ گے۔ اور اس طرح دونوں وقتوں میں ضلالت ہی سے حصہ پاؤ گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ وقت آگیا۔ جب ایسے لوگ پیدا ہوگئے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انہی معنوں میں آخری نبی ماننے لگ گئے۔ کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ مسلم الثبوت میں آتا ہے۔ اجماع الیھود علیٰ ان لانبی بعد موسیٰ (جلد ۲ ص۱۷ مطبوعہ مصر) کہ یہود کا اس بات پر اجماع تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ اب احراری غور کریں۔ کہ کیا یہی عقیدہ ان کا نہیں ہے۔

پس ان پانچ وجوہ سے مفسر صاحب کا یہ دعوےٰ باطل ہوگیا۔ کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کہنے والے نفس نبوت ہی کے قائل نہ تھے۔ اور کہ اس آیت میں ان کے اسی عقیدہ کا ذکر ہے۔

تیسرے دعوے کا ابطال

تیسرے دعوے کا بطلان بھی اوپر ضمناً ہو چکا ہے۔ مزید برآں یہ کہ تفسیر روح المعانی میں بھی بعض علماء کا یہ خیال مذکور ہے۔ کہ اس آیت سے یہ بھی نکل سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں تو بوجہ حسد و عداوت ان کے منکر رہے ہوں۔ مگر ان کی وفات کے بعد مان لیا ہو۔ اور پھر آپ کے بعد کسی اور رسول کی آمد سے منکر ہوگئے ہوں۔ وقیل یحتمل أن یکونوا اظھروا الشک فی حیاتہ حسدا وعنادا فلما مات علیہ السلام أقروا بہ وانکروا ان یبعث اللہ رسولا۔ (جلد ۳ ص۱۷۳) حضرت سید عبدالقادر شاہ صاحب دہلوی نے تو صاف لکھا ہے۔ کہ "حضرت یوسف کی زندگی میں قائل نہ ہوئے۔ بعد ان کی موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ یوسف (علیہ السلام) کا قدم اس شہر پر کیسا مبارک تھا۔ ایسا نبی کوئی نہ ہوگا۔ یا وہ انکار یا یہ اقرار بیجا زیادہ گوئی ہے۔" (برحاشیہ قرآن مجید مترجم حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی)

نیز تفسیر زاد المعاد میں بھی یہی لکھا ہے دیکھو حصہ دوم جلد دوم ص۱۹۰۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جس وقت انہوں نے یہ قول کہا تھا۔ اس وقت وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے مقر اور مصدق تھے۔

پھر کتب نحو وغیرہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ حتیٰ انتہاء کے لئے آتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔ فلا تتخذوا منھم اولیاء حتیٰ یھاجروا فی سبیل اللہ۔ یعنی ہجرت فی سبیل اللہ کی موجودگی میں پہلا حکم ختم ہوجائیگا گویا پھر ان کو "اولیاء" بنانے کی اجازت ہوگی۔ ٹھیک اسی طرح یہاں بھی ماننا پڑیگا۔ کہ جب انہوں نے لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کہا تھا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کا شک زائل ہوچکا تھا۔ پس روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا۔ کہ امرت سری "مفسر قرآن" کا پیش کردہ نظریہ باطل ہے۔ اور اصل حقیقت یہی ہے کہ آج کل کے احراریوں کی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کے بعد جن لوگوں نے ان کو مانا۔ انہوں نے یہ عقیدہ بھی گھڑ لیا۔ کہ اب ان کے بعد کوئی نبی نہ آئیگا۔ اور یہ آخری نبی ہیں۔ (خاکسار تاجدین لائلپوری مولوی فاضل)

کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی کی احرار نوازی

اخبار احسان ۱۰ رجون میں مسٹر ایس۔ پی سنگھا کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی کی طرف منسوب کرکے حسب ذیل بیان شائع کیا گیا ہے:-

احسان کی اشاعت مورخہ ۱۷ رمئی میں مرکز قادیان میں امتحانات علوم شرقیہ کے سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کے متعلق جو مضمون شائع ہوا تھا۔ وہ میری نظر سے گذرا۔ آئندہ اس سلسلہ میں آپکے مشورہ کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ مجھے اطلاع دیگئی ہے۔ کہ مسٹر فضل حسین (جنکا تقرر امسال کیا گیا تھا) قادیانی نہیں ہے۔ میں مزید تحقیقات کر رہا ہوں۔

اگر فی الحقیقت یہ بیان ایس۔ پی سنگھا کا ہی ہے تو میرے خیال میں سنگھا صاحب نے اس بیان سے احرار نوازی کا مکمل ثبوت پیش کردیا ہے۔ قادیان میں ۱۹۳۲ء سے علوم مشرقیہ کے امتحانات کا سنٹر قائم ہوا اور اس سال وہی مسٹر فضل حق صاحب جنکا سنگھا صاحب نے اپنے بیان میں یوں ذکر کیا ہے۔ کہ "وہ قادیانی نہیں ہے۔" سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۴ء میں مسٹر پی۔ این سنگھ (چونہ منڈی لاہور) سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اور امسال پھر مسٹر فضل حق کا تقرر عمل میں آیا۔ اس حقیقت کے ہوتے ہوئے سنگھا صاحب کا یہ کہنا کہ "آئندہ اس سلسلہ میں آپکے (احسان کے) مشورہ کے مطابق عمل کیا جائیگا" یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ گویا گذشتہ سالوں میں یہ غلطی ہوتی رہی کہ سپرنٹنڈنٹ احمدی مقرر ہوتے رہے۔ لیکن آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اول تو آجتک کسی احمدی کو ۳۴ سنگھا صاحب نے سپرنٹنڈنٹ مقرر کرکے قادیان نہیں بھیجا۔ اور اگر سپرنٹنڈنٹ احمدی بھی ہو۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ جبکہ کئی جگہ ہندو سکولوں کے لڑکے ہندو سپرنٹنڈنٹوں کی زیر نگرانی اور مسلمان سکولوں کے لڑکے مسلمان سپرنٹنڈنٹوں کی زیر نگرانی امتحان دیتے ہیں۔ سنگھا صاحب نے باوجود اس بات کا علم رکھنے کے کہ قادیان میں آجتک کوئی احمدی سپرنٹنڈنٹ مقرر نہیں کیا۔ احسان کے آگے سر تسلیم خم کرنا ضروری سمجھا۔ اور کوئی عجب نہیں۔ آئندہ کسی احراری کو سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا کریں۔ انکی تو ہمیں پروا نہیں۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ مسٹر ایس۔ پی سنگھا یونیورسٹی کے ملازم ہیں یا احرار کے ہاتھ [illegible]

ملک محمد حسین صاحب مرحوم کے حالات

سید معراج الدین صاحب مرحوم کے بعد ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر کی وفات حسرت آیات کا واقعہ بھی نہایت دردانگیز ہے۔

ملک محمد حسین صاحب نے ۴ اپریل ۱۹۳۵ء بروز جمعرات رات کے دس بجے وفات پائی۔ ان کی عمر کم و بیش ۴۸ برس تھی۔ غالباً ۱۸۸۷ء میں موضع رہتاس ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ملک صاحب مرحوم نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہم جماعت تھے۔ انٹرنس کی تعلیم مرحوم نے جہلم میں پائی۔ بہت فہیم اور زیرک طالبعلم تھا۔ تعلیم کے زمانے میں ہمیشہ انعامی وظائف حاصل کئے۔ انٹرنس پاس کرنے کے بعد ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے دفتر میں ملازم ہوئے پھر مقابلہ کا امتحان پاس کر کے ملٹری میں اکونٹنٹ ہو کر کلکتہ چلے گئے۔

غالباً ۱۹۱۳ء میں افریقہ میں آئے۔ اور پرنسپل میڈیکل آفیسر کے دفتر میں ملازم ہوئے۔ پھر نیروبی کورٹ میں تبدیل ہو گئے یہاں قانون سے واقفیت پیدا ہوئی قدرت کی طرف سے دماغ اچھا ملا تھا۔ ۱۹۲۰ء میں انگلینڈ روانہ ہوئے۔ اور ۱۹۲۳ء میں بیرسٹر بن کر واپس آ گئے۔ نیروبی میں پریکٹس شروع کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں نیروبی کے ممتاز انڈین بیرسٹروں میں شمار ہونے لگے۔ مرحوم فوجداری مقدمات میں خاص قابلیت رکھتے تھے۔

بیرسٹری مرحوم کی پبلک لائف کا ذریعہ ہوئی۔ ۱۹۳۳ء میں لیجسلیٹو کونسل کے ممبر نامزد ہوئے اور نیروبی میونسپل کمشنر کی حیثیت میں اپنے ہندوستانی بھائیوں کی بہبود کے لئے شاندار خدمات سر انجام دیں۔ مسلم و غیر مسلم مرحوم کو ہمیشہ وقار کی نظر سے دیکھتے تھے۔ جنرل نارورے جب گورنر ہو کر افریقہ آئے۔ تو مرحوم نے حالات حاضرہ کو انگریزی میں منظوم کیا۔ وہ انگریزی نظم پمفلٹ کی صورت میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر نیروبی میں مشتہر کی گئی۔ اور قبول عام ہوئی جہلم میں مسٹر آسبرن ڈپٹی کمشنر تھے۔ ان کی تحریک پر مرحوم نے ہیر اور رانجھا کا انگریزی ترجمہ کیا۔ مرحوم فخریہ بیان کیا کرتا تھا۔ کہ بچپن میں ایک روز وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاؤں داب رہا تھا۔ تو حضور نے فرمایا کہ تم ترقی کرو گے۔ مرحوم کہتا۔ میں اپنے والدین کی مالی مشکلات اور خاندانی غربت دیکھ کر تعجب کرتا کہ یہ کس طرح ممکن ہوگا۔ مگر خدا نے غیر معمولی حالات میں مجھے موقع دیا کہ میں بیرسٹر بنا۔ پھر لیجسلیٹو کونسل کا ممبر ہوا۔ اور آنریبل کہلایا۔ میرے جیسے بے بضاعت انسان کے لئے یہ ترقی معجزہ سے کم نہیں۔

ملک صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی بیوی غالباً چھ سات ماہ ہوئے۔ فوت ہو گئی۔ مرحومہ دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ مری۔ بڑا لڑکا عبدالقادر انگلستان میں تعلیم پا رہا ہے۔ شاید اب تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ دوسری بیوی یورپین خاتون ہیں۔ اس سے بھی چھ سات بچے ہیں۔ غرض مرحوم اپنے پیچھے ایک بہت بڑا کنبہ چھوڑ گیا مرحوم کی تجہیز و تکفین ۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو عمل میں آئی۔ تمام مذاہب کا جم غفیر جنازہ کے ہمراہ تھا۔ قبرستان میں بڑے بڑے معززین موجود تھے۔ چیف جسٹس۔ ہائیکورٹ کے جج۔ رجسٹرار۔ مسٹر ہیرٹ لاء سوسائٹی کا سیکرٹری۔ انڈین بیرسٹر اور بڑے بڑے تجار نے قبرستان میں پہنچ کر اپنے تعلقات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ الراقم شیخ غلام فرید از نیروبی

"احسان" کو انعامی چیلنج

۶ جون ۱۹۳۵ء کے اخبار "احسان" میں "باسٹھ مرزائیوں کا قبول اسلام" کے زیر عنوان مندرجہ ذیل عبارت درج ہے۔

بنگلور یکم جون:۔ "احسان" اور "زمیندار" کے قادیانیت شکن مضامین مرزائیوں میں تبلیغ کے وقت بہت کام آتے ہیں۔ چنانچہ "احسان" کے ان مضامین کے مطالعہ سے جو "قادیانیت کے کاسہ سر پر اسلام کی البرز شکن گرز کی ضرب کاری" کے عنوان سے اشاعت پذیر ہوتے رہے ہیں۔ باسٹھ مرزائی تائب ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں نے مسجد اعظم بنگلور چھاؤنی میں آ کر اپنی توبہ کا اعلان کیا۔ اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے"۔

(حکیم محمد الیاس بنگلور سٹی)

ممکن ہے۔ اس خبر کے شائع کرنے وقت خوشی سے مدیر احسان کی باچھیں کھل گئی ہوں اور "احسان" کا عملہ مارے خوشی کے اچھلنے کودنے لگ گیا ہو۔ مگر ہم اس دروغ گو نامہ نگار اور "احسان" کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ان میں کچھ بھی صداقت ہے۔ تو باسٹھ کی تعداد تو بڑی بات ہے۔ کسی ایک احمدی کا تائب ہونا ہی ثابت کریں۔ اور سو روپیہ انعام لیں ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کے وعید سے ڈریں۔

اسی اخبار کے اسی صفحہ پر "مرزائیت سے تائب ہونے والوں کی فہرست" کے زیر عنوان شملہ اور کشمیر کے ناموں کی بھی لمبی چوڑی فہرست درج ہے۔ اس کے پڑھنے سے یہاں کے اخبار بین حضرات پر مذکورہ بالا بیان کی طرح اس خود ساختہ فہرست کی حقیقت بھی الم نشرح ہو گئی ہے۔ اور وہ اچھی طرح جان چکے ہیں۔ کہ اخبار "احسان" کے مدیر و سر دبیر اور اس کے نامہ نگاروں کے بیان میں کہاں تک صداقت و دیانت ہوتی ہے۔

خاکسار:۔ غلام قادر شرق سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور

اعلان بیت المال

جائنٹ ناظر صاحبان بیت المال نے تشخیص بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء کے لئے جن جن دوستوں کو تشخیص کے لئے مقرر فرما کر فارم وغیرہ روانہ کئے ہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اس کام کو مکمل کر کے واپس کریں۔ اور اس کام کو اس وقت بمقابلہ دوسرے کاموں کے مقدم سمجھیں۔ مقررہ میعاد تشخیص بجٹ میں سے صرف دو ہفتہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت تشخیص کنندگان بجٹ اور تشخیص کنندگان بجٹ کو جائنٹ ناظر صاحبان بیت المال کے ساتھ اس وقت پورا پورا تعاون کر کے میعاد مقررہ کے اندر اندر اس کام کو مکمل کرا دیں۔ مشکور ہونگا۔ نیز میں یہ بھی امید کرتا ہوں۔ کہ فارم تشخیص سب جماعتوں کو پہنچ چکے ہونگے۔

اور اگر کسی کو نہ ملا ہو۔ تو وہ فوراً دفتر ہذا کو یا اپنے حلقہ کے جائنٹ ناظر صاحب کو لکھ کر فارم منگوا لیں۔

ناظر بیت المال

ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

تحریک جدید کے ماتحت جو بورڈنگ کھولا گیا ہے۔ اس کے لئے ایک تجربہ کار تربیت اطفال کے متعلق خاص شوق رکھنے والے۔ طبیعت کے حلیم۔ تجربہ گذار سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی پنشنر اپنے آپ کو ان شرائط میں پورا سمجھیں۔ تو وہ خود اور اگر کسی احمدی دوست کو کسی ایسے دوست کے متعلق علم ہو تو وہ ان سے درخواست بھجوا دیں۔ تمام درخواستیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بہت جلد پہنچ جانی چاہئیں تاکہ بعد انتخاب ان کو بہت جلد قادیان پہنچنے کے لئے اطلاع دی جا سکے۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

خریداران الفضل جنکو وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ جون سے ۱۵ جولائی ۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام جولائی کے پہلے ہفتہ میں وی۔پی ہونگے۔ چاہئے کہ وصول کر کے الفضل کے فنڈ کو اس قدر مضبوط بنا دیں۔ کہ الفضل مزید ترقی کی طرف قدم بڑھا سکے۔ جو دوست وی پی وصول نہیں کریں گے قاعدہ کے مطابق ان کے نام پرچہ بند ہو جائیگا۔ چونکہ موجودہ نازک حالات میں احباب کرام کو الفضل کی ایک دن کی مفارقت بھی گوارا نہیں۔ اس لئے بہتر ہو۔ کہ ذیل کے احباب بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال فرما دیں۔ یا پھر وی پی ضرور وصول فرمالیں۔ (مینیجر)

نمبر	نام
۵۷۴۳	چودہری محمد شریف صاحب
۵۸۴۹	چودہری علی بخش صاحب
۵۸۷۴	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۶۰۷۴	محمد اکرم صاحب
۶۱۰۶	مولا بخش صاحب
۶۱۲۲	عبدالرشید خانصاحب
۶۲۱۱	عبدالقیوم صاحب
۶۳۰۴	شیخ محمد حسین صاحب
۶۳۷۷	اللہ دین صاحب
۶۳۸۲	غلام حیدر صاحب
۶۳۹۸	سیٹھ ابراہیم یوسف
۶۴۸۳	محمد صدیق صاحب
۶۵۱۱	ایم غلام مصطفےٰ صاحب
۶۵۹۲	محمد خانصاحب
۶۵۹۴	سید سردار شاہ صاحب
۶۷۸۶	عبدالرحیم صاحب
۶۸۳۸	مہرالدین صاحب
۶۹۰۳	اے۔ایچ۔ حلیم صاحب
۶۹۲۰	ملک نادر خانصاحب
۶۹۳۲	میر عبدالرحمٰن صاحب
۷۰۰۱	منشی روزی خانصاحب
۷۰۸۲	ولی اللہ صاحب
۷۱۵۰	چودہری عنایت اللہ صاحب
۷۱۵۴	خلیفہ عبدالرحیم صاحب
۷۱۸۸	بابو عبدالعزیز صاحب
۷۲۲۲	سید موسیٰ رضا صاحب
۷۲۴۵	منشی رحیم الدین صاحب
۷۲۵۳	بابو خورشید احمد صاحب
۷۲۸۵	سلطان احمد صاحب

نمبر	نام
۷۲۹۶	آئی۔ایم خانصاحب
۷۳۵۵	ملک شیر بہادر خانصاحب
۷۳۷۴	چودہری شاہ محمد صاحب
۷۴۱۳	شیخ عبدالعلیم صاحب
۷۵۴۶	منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۸	ملک حسن محمد صاحب
۷۶۸۱	چودہری فیروز الدین صاحب
۷۷۲۶	فیض احمد صاحب
۷۷۶۳	اے۔آر۔ صوفی
۷۷۸۶	سیٹھ حسن صاحب
۷۷۹۰	محمد صادق صاحب
۷۹۲۰	مخدوم محمد افضل
۷۹۲۵	بدیع الزمان صاحب
۷۹۲۸	سعید احمد صاحب
۷۹۳۸	عبدالمجید صاحب
۷۹۴۲	شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۴	محمد اکرم صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبداللہ صاحب
۷۹۸۱	نواب ادیب یار جنگ بہادر
۸۰۰۵	عطاء الٰہی صاحب
۸۰۲۰	محمد عبدالعزیز صاحب
۸۰۲۶	نصیر احمد خانصاحب
۸۱۴۰	ڈاکٹر احمد الدین صاحب
۸۱۹۹	خانزادہ امیر اللہ خانصاحب
۸۲۶۱	میاں مدد علی صاحب
۸۲۶۲	محمد عبدالحق صاحب
۸۳۰۰	حکیم فتح الدین صاحب
۸۳۱۰	امام الدین صاحب
۸۳۱۸	جمعدار فیروز الدین صاحب

نمبر	نام
۸۳۱۹	محمد شفیع صاحب
۸۳۴۸	محمد شفیع صاحب
۸۳۸۷	ایم عطاء بیگم صاحبہ
۸۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۴۲	منیجر احمدیہ فرنیچر سٹور
۸۴۵۷	قاضی شاد بخت صاحب
۸۴۵۹	سید وزارت حسین صاحب
۸۴۶۷	مسلم فرنیچر ریڈنگ روم
۸۵۰۸	شیخ عبدالحمید صاحب
۸۵۲۰	ڈاکٹر عبدالصمد صاحب
۸۵۲۵	عبدالعزیز صاحب
۸۵۳۰	محمد جعفر صاحب
۸۵۸۶	ایچ۔ حیدر صاحب
۸۶۰۳	الیف عبداللہ صاحب
۸۶۰۵	جلال الدین صاحب
۸۶۴۶	بابو ممتاز علی خانصاحب
۸۶۴۷	قادر بخش صاحب
۸۶۷۴	سید محمود شاہ صاحب
۸۷۳۰	صلاح الدین صاحب احمد
۸۷۴۴	محمد صدیق احمد صاحب
۸۷۴۶	چودہری امداد علی صاحب
۸۷۶۴	رکن دین صاحب
۸۷۶۶	ایم۔اے غنی صاحب
۸۷۷۳	شیخ خادم حسین صاحب
۸۷۷۵	عباس علی شاہ صاحب
۸۸۰۳	محمد یعقوب خانصاحب
۸۸۰۶	محمد مشتاق احمد صاحب
۸۸۰۷	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۸۸۲۴	احمدیہ لائبریری
۸۸۳۵	حاجی محمد ابراہیم صاحب
۸۸۶۶	ولی اللہ صاحب
۸۹۱۱	عبدالواحد صاحب
۸۹۱۶	عین علی شاہ صاحب
۸۹۹۶	سید محبوب عالم صاحب
۹۰۱۷	حوالدار مظفر خانصاحب
۹۰۲۰	محمد الدین صاحب
۶۱	چودہری غلام احمد صاحب
۸۹	ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۱۲۹	حکیم محمد قاسم صاحب
۱۳۱	چودہری نذیر احمد صاحب
۱۴۵	ایچ۔ایم عبدالوحید صاحب
۱۵۰	بابو محمد افضل خانصاحب
۱۸۱	منشی غلام حیدر صاحب

نمبر	نام
۲۰۳	ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب
۲۱۰	ماسٹر خیر الدین صاحب
۲۱۳	محمد عثمان صاحب
۲۱۴	محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵	منشی عنایت علی صاحب
۲۷۷	محمد غوث صاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۳۰۳	مولوی کرمداد خانصاحب
۳۲۵	ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
۳۲۹	نواب اکبر یار جنگ
۳۷۵	منشی حامد حسین صاحب
۵۰۴	سلیمان صاحب
۶۲۰	غلام محی الدین خانصاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۸۷۳	مستری مہر اللہ صاحب
۸۸۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۹۱۹	بابو ملک رسول بخش صاحب
۹۷۹	خوشی محمد صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان عالم صاحب
۱۱۲۱	ہدایت اللہ صاحب
۱۱۶۵	حاجی عبدالقدوس صاحب
۱۲۸۵	چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
۱۳۲۶	ایم۔ محمد رفیع صاحب
۱۳۳۲	حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۸۶	غازی الدین محمد یوسف صاحب
۱۵۱۴	منشی محمد حسین شاہ صاحب
۱۵۱۵	سید حبیب اللہ شاہ صاحب
۱۵۴۰	حیات محمد صاحب
۱۶۳۰	چودہری فتح الدین صاحب
۱۷۱۷	چوہدری بشارت علی خانصاحب
۱۷۲۲	چودہری عبدالمالک صاحب
۱۷۳۱	عباس علی شاہ صاحب
۱۷۸۸	سید طفیل محمد صاحب
۱۸۳۸	منشی بلند خانصاحب
۱۸۹۸	سراج الدین صاحب
۲۰۰۲	میاں نصیر الدین صاحب
۲۰۱۲	حافظ عبدالجلیل صاحب
۲۰۴۵	فیض محمد صاحب
۲۱۷۲	میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۰۵	چودہری محمد حیات صاحب
۲۲۵۷	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۲۸۲	ڈاکٹر محمد عمر صاحب
۲۳۲۹	بابو نصیر احمد صاحب

نمبر	نام
۲۳۶۷	عبدالرشید صاحب
۲۵۰۸	مولوی نظام الدین صاحب
۲۵۴۷	شجاعت حسین صاحب
۲۵۸۲	چودہری نعمت خانصاحب
۲۶۳۲	وزیر علی صاحب
۲۶۷۵	بابو محمد شفیع صاحب
۲۷۱۷	غلام نبی صاحب
۲۷۲۰	میر امام بخش صاحب
۲۷۴۰	چودہری عطاء محمد صاحب
۲۷۶۰	میاں احمد الدین صاحب
۲۷۸۱	مہدی حسن صاحب
۲۸۳۵	ملک عزیز خانصاحب
۲۸۸۳	سلطان سرخرو صاحب
۲۹۴۷	خانصاحب کرنل اشفاق علی صاحب
۳۱۵۸	شیخ عبدالمالک صاحب
۳۲۴۷	روشن الدین صاحب
۳۳۲۷	غلام قادر بخش صاحب
۳۴۱۶	مولوی مبارک علی صاحب
۳۴۳۰	منشی عبدالعزیز صاحب
۳۵۱۵	محمد شفیع صاحب
۳۵۸۳	خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۳۶۱۱	منشی جھنڈے خانصاحب
۳۷۷۹	بابو محمد امین صاحب
۳۸۴۲	رفیع الدین صاحب احمد
۳۸۴۴	منشی الطاف حسین خانصاحب
۴۰۱۱	شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۶	فضل الرحمٰن صاحب
۴۱۶۴	محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۹۱	قمر الدین صاحب
۴۳۳۱	سومیر خانصاحب
۴۶۳۶	خیر الدین سراج
۴۶۳۶	غلام محمد صاحب اختر
۴۶۴۹	سید غلام رسول صاحب
۴۷۱۰	غلام نبی صاحب
۴۸۱۶	علی حسن صاحب
۴۹۲۵	چودہری عبدالرحیم صاحب
۴۹۸۶	چودہری خان محمد صاحب
۵۰۴۹	شریف احمد صاحب
۵۲۳۱	چودہری محمد بخش صاحب
۵۲۳۲	محبوب عالم صاحب
۵۲۸۱	مولوی محمد کریم صاحب
۵۳۰۴	چودہری غلام مرتضےٰ صاحب
۵۳۶۷	محمد اسمٰعیل صاحب

نمبر	نام
۵۴۸۰	محمد عبداللہ صاحب بی۔اے
۵۵۵۷	برکت علی صاحب
۵۵۸۰	چودہری عبداللہ خانصاحب
۵۶۲۵	مسٹر محمد عمر خان صاحب
۵۶۸۲	عبدالشکور صاحب
۹۰۵۹	میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۸۱	شیخ محمد علی صاحب
۹۰۹۳	چوہدری باغ دین صاحب
۹۱۰۲	فیض محمد صاحب
۹۱۲۳	محمد حسین صاحب
۹۱۳۰	ملک عبدالخالق صاحب
۹۱۴۳	رانا فیض محمد صاحب
۹۱۵۵	سید حبیب الرحمٰن صاحب
۹۱۶۳	سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۱۷۰	خادم علی صاحب
۹۱۷۱	آئی۔ایس عبدالقادر صاحب
۹۱۹۸	اللہ بخش صاحب
۹۲۱۲	ایم۔اے سبحان صاحب
۹۲۳۴	چودہری پیر محمد صاحب
۹۲۸۴	محمود احمد شاہ صاحب
۹۲۸۷	غلام احمد صاحب
۹۳۱۰	شیخ احمد صاحب
۹۳۲۳	شیخ اسمٰعیل صاحب
۹۳۲۵	غلام صمدانی صاحب
۹۳۳۴	منشی عبداللہ خانصاحب
۹۳۳۶	چودہری عبدالحی صاحب
۹۳۵۰	ڈاکٹر ایم بشیر احمد صاحب
۹۳۷۳	حکیم انوار حسین صاحب
۹۳۷۶	عبدالسلام صاحب
۹۳۸۶	خلیل الرحمٰن صاحب
۹۳۸۹	محمد احمد صاحب
۹۳۹۲	علی حیدر خانصاحب
۹۳۹۸	محمد شریف صاحب
۹۴۰۷	چودہری اللہ رکھا صاحب
۹۴۱۰	یعقوب برادرس
۹۴۱۱	محمد ابراہیم صاحب
۹۴۴۲	چودہری صادق علی صاحب
۹۴۸۲	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۵	عنایت اللہ صاحب
۹۴۹۸	عمر علی خان صاحب
۹۵۰۵	شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۰۹	محمد رمضان صاحب
۹۵۱۰	اے۔جی غنی صاحب

۹۵۱۳ چوہدری امیر علی صاحب	۹۶۲۲ لفٹیننٹ ہادی علی خانصاحب	۹۷۴۰ غلام قادر صاحب
۹۵۹۳ مولوی محمد فضل صاحب	۹۶۲۸ عنایت اللہ صاحب	۹۸۰۳ سید رسول شاہ صاحب
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب	۹۶۳۹ بہار الحق صاحب	۹۸۰۸ پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل
۹۶۰۶ محمد عبداللہ سراج صاحب	۹۶۴۸ اللہ داد صاحب	۹۸۲۵ فیروز الدین صاحب
۹۶۰۸ چوہدری محمد اسحٰق صاحب	۹۶۵۳ حافظ احمد صاحب	۹۸۳۸ مفتی اظہار حسین صاحب
۹۶۰۹ بابو محمود احمد ناصر صاحب	۹۶۶۲ چوہدری عبدالمجید صاحب	۹۸۴۸ ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۶۲۰ چوہدری محمد الدین صاحب	۹۶۸۴ ملک عزیز احمد صاحب	۹۸۵۳ منشی رحمت خانصاحب
	۹۷۳۵ شیخ فضل حق صاحب	۹۸۵۶ رشید محمد خانصاحب

الہدیٰ

"لکھنؤ" سے ایک احمدی اخبار کا اجراء

"جماعت احرار" "زمیندار" "احسان" اور "انجم" وغیرہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ اخبارات کے انسانیت سوز مظاہرہ اور ناقابل برداشت افترا پردازیوں نے جماعت احمدیہ لکھنؤ کو مجبوراً اس امر پر آمادہ کیا ہے۔ کہ ان جرائد کی بہتان طرازیوں کا حق وصداقت کی روشنی میں جواب دیا جائے۔ تاکہ مخلوق خدا ہلاکت کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت حاصل کرکے فلاح کی وارث بنے۔ الہدیٰ کا ڈیکلریشن داخل ہوچکا ہے۔ پرچہ انشاء اللہ جلد شائع ہوگا۔ اور پہلا پرچہ احباب کی خدمت میں مفت ارسال کیا جائے گا۔ درخواستیں فوراً ارسال کی جائیں۔ تاکہ پہلا پرچہ مطلوبہ تعداد کے لحاظ سے طبع کرایا جاسکے۔

المشتہر

سید ارشد علی احمدی اڈیٹر اخبار الہدیٰ پنجاب سائیکل ورکس امین آباد لکھنؤ

احراریوں نے صدر انجمن احمدیہ کی پختہ چار دیواری گرا دی

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں خطرہ ظاہر کیا گیا تھا۔ آج ۱۸ جون ایک میلا کی آڑ لیکر جو کئی سالوں سے بند تھا۔ چند احراریوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ایک پختہ چار دیواری گرا دی۔ جس کے متعلق مختار عام صدر انجمن احمدیہ نے حسب ذیل مفہوم کی تحریری اطلاع مقامی پولیس کو دی۔

قادیان کی غربی جانب ایک چاردیواری پختہ جو ملکیتی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے اور جس میں ایک مکان بنا ہوا ہے۔ آج چار بجے بعد دوپہر مندرجہ اشخاص نے گرا دیا ہے۔ لہذا گزارش ہے۔ کہ یہ رپورٹ درج کر کے ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس چار دیواری کے گرائے جانے سے ہمارا کافی مالی نقصان ہوا ہے۔ دیوار گرانے والے حسب ذیل اشخاص ہیں۔

امام دین کشمیری۔ عزیز کشمیری مہر دین آتشباز۔ ہمہ خوجہ۔ حنیفہ ولد چوہڑ۔ رتن چند۔ عبد الحمید ولد بوٹا کشمیری۔ فضل دین خوجہ۔

لاہور ۱۷ جون۔ پنجاب کے کانگریسیوں نے آئندہ آئین کے ماتحت ہونے والے انتخابات کے لئے نہایت سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ کونسل کے اندر ایک زبردست مخالف پارٹی قائم کرنے کے لئے کانگریسیوں کا ایک طبقہ سر فضل حسین کے ساتھ اتحاد کرنے کی تجویزیں کر رہا ہے۔ ایک گروپ ہندو سبھا کے لیڈروں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتا ہے۔

اندور ۱۶ جون۔ دربار جھالاوار کی طرف سے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ کہ کوئی ملازم ریاست کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتا۔ برطانوی ہند کے اخبارات کو ریاست کے خلاف کوئی خبر نہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بھیجا سکتا۔ خلاف ورزی کرنے والے کے لئے برطرفی اور قید دونوں سزائیں رکھی گئی ہیں۔

اوٹا کمنڈ ۱۵ جون۔ نواب اعظم جاہ ولی عہد دکن نے اس علاقہ میں چھ ہفتہ شکار کیا۔ اور اس عرصہ میں ۵۳ شیر۔ دس ریچھ پانچ گھڑیال اور پانچ چیتے شکار کئے۔

شملہ ۱۵ جون۔ اب کے شمالی ہند میں مون سون کا موسم دیر سے شروع ہوگا۔ اور شمال مغربی علاقہ میں اوسط سے زیادہ بارش کی توقع نہیں۔

لائلپور ۱۵ جون۔ سلور جوبلی کے موقعہ پر لائلپور میں برقی رو فیل کرنے کے الزام میں مقدمہ سازش لاہور کے ملزم بھگت سنگھ آنجہانی کے بھائی کل بیر سنگھ کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اب آپ کو دو ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۲۸ جون کو ہوگی

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اخبار البلاغ نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ جس طرح امام یحیٰ نے یمنی فوج کی تنظیم کے لئے ترکی سپہ سالار کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اسی طرح ملک الحجاز بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ نجدی اور حجازی فوج کی تربیت و تنظیم کے لئے ایک ترکی سپہ سالار کی خدمات حاصل کی جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری فوج کا ضبط و نظام بھی ترکی جنرل کے سپرد کیا جانے والا ہے۔ جس سے یورپ کے سیاسی حلقوں میں بہت سا انتشار پیدا ہو گیا ہے۔

لاہور ۱۷ جون۔ سن لائٹ آف انڈیا انشورنس کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں اس بات کی بے حد تشویش ہے۔ کہ ہم اپنی کمپنی کے ان حصہ داروں کی بہت جلد امداد کریں۔ جو زلزلہ کوئٹہ میں یتیم اور لاوارث ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو ہمارے ایسے پالیسی ہولڈروں کا علم ہو۔ جو اس حادثہ میں مر چکے ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں فوراً اطلاع کیا جائے علاوہ ازیں کوئٹہ کے وہ پالیسی ہولڈر جو زندہ بچ گئے ہیں اگر ان کو کسی قسم کی مالی یا طبی امداد کی ضرورت ہو۔ تو انہیں چاہئے۔ کہ وہ فوراً ہمیں مطلع کریں۔ ہم حتے الامکان ان کی ہر ممکن امداد کرینگے۔

نئی دہلی ۱۷ جون۔ ایک مقامی اخبار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کا ایک مشترکہ وفد عنقریب ہز ایکسی لنسی وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہو کر مسودہ قانون ہند کی دفعہ ۲۹۹ کے خلاف احتجاج کرے گا۔ دفعہ مذکور کا منشاء یہ ہے۔ کہ حکومت ہند کے مشورہ کے بعد کونسل کے حکم سے یا اس صورت میں کہ مرکزی و صوبجاتی مجلس آئین ساز نے اس باب میں تائید کی ہو۔ طریق انتخاب میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ مسلمانوں کو خطرہ ہے۔ کہ اس دفعہ کی رُو سے حکومت کو غیر معمولی اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس اسی مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہو رہا ہے۔

مدراس ۱۷ جون۔ اسلامی حلقوں میں اس بات پر بے حد اظہار افسوس ہو رہا ہے۔ کہ ہائیکورٹ بنچ کی خالی اسامیوں میں سے کسی پر بھی کوئی مسلمان مقرر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ پریذیڈنسی میں قابل سے قابل مسلمان بیرسٹر اور ڈسٹرکٹ جج موجود ہیں۔ ہائیکورٹ کے بنچ۔ گورنر کی ایگزیکٹو کونسل اور مدراس کے کمیشن سروس مسلمانوں کے اخراج سے متعلق حکومت کی پالیسی پر مسلمانوں میں بے حد بے چینی کا اظہار ہو رہا ہے۔

بمبئی ۱۷ جون۔ سکھوں میں سے پارٹی بازی کو دور کرنے کے لئے امرت کور نے جو برت رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے متعلق یونائیٹڈ پریس کے نمائندے نے جب دریافت کیا۔ تو وہ کہنے لگیں۔ چونکہ زلزلہ کوئٹہ کے مدنظر مجھے مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ میں اپنے برت کو ملتوی کر دوں۔ کیونکہ اس وقت سب ریلیف کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں اپنے بھائیوں کو صلح کرنے کے لئے کچھ وقت دیتی ہوں۔ لیکن اگر کوئی تسلی بخش نتیجہ نہ نکلا۔ تو مجھے اور دوسری بہنوں کو حق حاصل ہوگا۔ کہ مستقبل میں البابرت رکھیں۔

بمبئی ۱۶ جون۔ مشہور تھا۔ کہ گاندھی جی گورنمنٹ کی طرف سے کوئٹہ جانے کی پابندی کو توڑ دینگے۔ مگر بابو راجندر پرشاد صاحب صدر کانگریس نے اس افواہ کی تردید کی ہے۔

کراچی ۱۷ جون۔ سیٹھ عبد اللہ ہارون صاحب ایم ایل اے نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یہ قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ شہر کوئٹہ کی تعمیر جدید پر روپیہ صرف نہ کیا جائے۔

لندن ۱۶ جون۔ سفیر چین نے سر سیموئل ہور وزیر خارجہ سے گذشتہ تین دن تین دفعہ ملاقات کی۔ اور ان ملاقاتوں کے دوران میں حکومت چین کا وہ پیغام دیا۔ جو ۱۹۲۲ء کے معاہدہ پر دستخط کرنے والی طاقتوں کو حکومت چین نے بھیجا ہے یہ معاہدہ ۹ طاقتوں کے مابین ۱۹۲۲ء میں ہوا تھا۔ حکومت چین کے اس اقدام کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ جاپان کی موجودہ جارحانہ کارروائیوں سے محفوظ رہے۔ جو اس نے شمالی چین میں شروع کر رکھی ہیں۔ متذکرہ صدر معاہدہ پر جاپان نے بھی دستخط کئے تھے۔ اور چین کی حکومت ؔ دوہ آزادی کے احترام کو بھی تسلیم کیا تھا۔

شملہ ۱۷ جون۔ وائسرائے ہند نے وزیر ہند کو کوئٹہ کے تازہ ترین حالات کے متعلق جو تار ارسال کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ویسٹرن کمانڈ کے ہیڈ کوارٹرز آفس کل کراچی میں کھل جائیں گے۔ لیکن بلوچستان ہیڈ کوارٹرز بدستور سابق کوئٹہ میں ہی رہیگا۔ تمام انگریز عورتوں اور بچوں کو کوئٹہ سے نکال دیا گیا ہے۔ اسی طرح تمام ہندوستانی بھی باہر بھیجے جا چکے ہیں۔ پناہ گزینوں کے